پریس ریلیز

۱۵ستمبر۲۰۰۵ء (ملتان)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا ہے کہ ہم نے گزشتہ بیس برسوں میں دینی مدارس کے تحفظ ودفاع کی ایک طویل جدوجہد کی ہے اور ہم سجدۂ شکر بجالاتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے ہمیں اس محاذ پر کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔انھوں نے کہا غیر ملکی استعمار اور سیکولر حلقوں کا ایجنڈا دینی مدارس کو سرکاری مداخلت کے ذریعے بے دست وپا اور مفلوج بنانا ہے۔ چنانچہ احقر نے وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے رابطہ سیکریٹری کی حیثیت سے تمام مسالک کے وفاقوں کو مضبوط، منظم اور مؤثر بنانے کے لیے دیگر قائدین کے ساتھ مل کر دن رات کام کیا۔ بحمدللہ اب ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' ملک کا مضبوط ترین دینی وتعلیمی اتحاد ہے، جس کا مستقل تنظیمی ڈھانچہ تشکیل دیا جاچکا ہے۔ مولانا نے کہا گزشتہ پانچ سالوں میں ''اتحاد'' کی ترقی کے لیے دن رات کوشاں رہا۔مگر اب اسے باقاعدہ تنظیمی حیثیت دے کر دو سال کے لیے حضرت مولانا سلیم اللہ خان کو صدر اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو جنرل سیکریٹری منتخب کرلیا گیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ میں نے ''وفاق المدارس'' اور جامعہ خیر المدارس کی مصروفیات کی بناء پر ''اتحاد'' کا کوئی باقاعدہ عہدہ قبول کرنے سے معذرت کی ہے۔ مگر ''اتحاد'' کے ایک خادم اور رضا کار کی حیثیت سے بدستور کام کرتا رہوں گا۔ انھوں نے کہا کہ ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' جیسے نوخیز پودے کے تناور درخت بننے میں ہماری شبانہ روز کاوشوں اور جدوجہد کو بہت بڑا دخل ہے۔ اس لیے میں اس ''اتحاد'' سے مستعفی ہونے یا پیچھے ہٹنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ البتہ تنظیمی عہدہ قبول کرنے سے میں نے اپنے اعذار اور مصروفیت کی بناء پر معذرت کی ہے۔

مولانا نے کہا کہ ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کرتا رہوں گا۔ مدارس دینیہ کا تحفظ ودفاع میری زندگی کا سب سے اہم مشن اور مقصد ہے اور اس غرض کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار ہوں۔

پریس ریلیز

غیر ملکی طلبہ کے معاملے پر وزیراعظم ہمارے موقف سے متفق ہیں، قاری حنیف جالندھری

(بروز ہفتہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۵)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکریٹری اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے مرکزی رہنما قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا ہے کہ دینی مدارس کے غیر ملکی طلبہ سے متعلق معاملات صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات میں طے کر لیے جائیں گے جب کہ دینی مدارس کے اسناد کا معاملہ بھی بہت جلد حل کر لیا جائے گا۔ وہ ہفتہ کے روز جامعہ بنوریہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر جامعہ بنوریہ کے مہتمم مفتی محمد نعیم، مولانا غلام رسول، مولانا اللہ یار، مفتی عبدالحمید اور دیگر بھی موجود تھے۔ قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ گزشتہ روز وزیراعظم سے ہم نے گزارش کی کہ دینی مدارس میں پڑھنے والے غیر ملکی طلبہ اپنے ممالک میں پاکستان کے سفیر ہوتے ہیں اور پاکستان کے بیرونی ممالک کے عوام میں تعارف وتعلقات کا ذریعہ بنتے ہیں اس لیے ان طلبہ کی ملک بدری وطن عزیز کے مفاد میں نہیں جن طلبہ کے پاس ویزے اور این او سی موجود ہیں انہیں ڈی پورٹ نہ کیا جائے اور نہ ہی نئے آنے والے طلبہ کے ویزوں پر پابندی لگائی جائے۔ یہ انسان کے بنیادی حق تعلیم کے خلاف پابندی تصور کی جائے گی، وزیراعظم نے کہا کہ مجھے آپ کی رائے سے اتفاق ہے انشاء اللہ بہت جلد باہمی گفت وشنید اور مشاورت سے اس مسئلہ کو حل کر لیا جائے گا، دینی مدارس کی اسناد کے حوالے سے میں نے کہا کہ مدارس کی اسناد کو سیاسی تنازعات کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے مدارس کی اسناد کو غیر معتبر اور بے حیثیت قرار دینے سے "دینی تعلیم" بے وقعت اور بے حیثیت ہوگی اس کے جواب میں وزیراعظم نے کہا کہ اس مسئلہ پر بھی عنقریب ہم اتحاد تنظیمات کے ساتھ مذاکرات کریں گے اور باہمی مشاورت سے کوئی حل نکالیں گے، قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ مدارس کی رجسٹریشن کا معاملہ خوش اسلوبی سے طے پا گیا ہے اور حکومت نے رجسٹریشن کے متعلق ہمارے تحفظات وخدشات ختم کرانے کی یقین دہانی کرادی ہے۔

قاری محمد حنیف جالندھری نے حکومت سے طے پانے والے معاہدے کی تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مدارس رجسٹریشن آرڈیننس ۲۰۰۵ء ہمارے تحفظات کے ساتھ جب قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں سے منظور ہو جائے گا اور اسے ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔ نئے مدرسے کے قیام کے لیے رجسٹریشن کی کوئی پابندی نہیں ہوگی بلکہ کوئی بھی مدرسہ قیام کے ایک سال کے اندر سوسائٹیز ایکٹ ۱۸۶۰ء کے تحت رجسٹریشن کرائے گا۔ ۱۸۶۰ء کے سوسائٹی ایکٹ میں دفعہ نمبر ۲۱ کی شق نمبر ۳ کے تحت مدارس کی سالانہ سرگرمیوں کی رپورٹ کی بجائے اب مدارس سالانہ

تعلیمی رپورٹ کی کاپی رجسٹرار کو پیش کرنے کے پابند ہوں گے۔اسی طرح مدارس سالانہ حسابات کی رپورٹ پیش کرنے میں معاونین کے نام و پتا، آمدن وخرچ کی تمام تر تفصیلات پیش کرنے کے پابند نہیں ہوں گے۔ بلکہ صرف آڈٹ رپورٹ کی کاپی رجسٹرار کو پیش کی جائے گی۔رجسٹریشن کا تمام تر عمل اور آڈٹ رپورٹ مدارس کے متعلقہ وفاق کی طرف سے مقرر کردہ نمائندہ کے ذریعے مکمل کیا جائے گا جو ہر وفاق، تحصیل، ضلع اور صوبے کی سطح پر مقرر کرے گا مدرسہ کا مہتمم رجسٹرار اور حکومت کا کوئی بھی نمائندہ اس حوالے سے مدرسہ نہیں جائے گا۔ دفعہ ۲۱ کی شق نمبر ۴ سے اس بات کی ممانعت نہیں ہوتی کہ مدرسہ کے نصاب میں تقابل ادیان، مختلف مکاتب فکر کے نقطہ ہائے نظر کا علمی جائزہ یا کسی بھی ایسے موضوع کی تحقیق پڑھائی جائے جو قرآن وسنت اور فقہ اسلامی مذکور ہے (اس وضاحت کو ایکٹ کا حصہ سمجھا جائے گا) کسی بھی مدرسہ کی متعدد شاخوں کی الگ الگ رجسٹریشن کی ضرورت نہیں، بلکہ مرکزی مدرسہ کی رجسٹریشن کے دوران رجسٹرار کو کسی قسم کا تبصرہ کرنے، کاغذات مسترد کرنے اور سرٹی فیکٹ منسوخ کرنے کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔ غیر رہائشی مدارس (مساجد میں قائم مدارس یا مکاتب) رجسٹریشن کرانے کے پابند ہوں گے۔ بلکہ وہ جوں کے توں برقرار رہیں گے۔اسی طرح جو مدرسہ ایک دفعہ رجسٹرڈ ہوجائے گا اس کو ہر سال رجسٹریشن کی تجدید کی ضرورت نہیں ہوگی۔ جو مدرسہ ۱۸۶۰ء کے سوسائٹی ایکٹ یا ٹرسٹ ایکٹ ۱۸۸۲ء کے تحت پہلے سے رجسٹرڈ ہیں انہیں قانونی طور پر رجسٹرڈ سمجھا جائے گا۔اس نئے آرڈیننس کے تحت وہ رجسٹریشن کرانے کے پابند نہیں ہوں گے۔اسی طرح مدارس رجسٹریشن کے حوالے سے نیا ایکٹ بننے کے بعد نیا رجسٹریشن فارم اتحاد کے رہنماؤں کی مشاورت سے جاری ہوگا اور موجودہ تمام فارم کالعدم سمجھے جائیں گے۔

☆☆☆

احساس ذمہ داری

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت گرمی میں چلے جارہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے امیر المومنین کہاں چلے؟ آپ نے فرمایا بیت المال کا ایک اونٹ غائب ہوگیا ہے اس کی تلاش کو جارہا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت آپ نے ایسی گرمی میں کیوں تکلیف کی کسی کو حکم دیا ہوتا کہ تلاش کرلیتا۔ آپ نے فرمایا کہ اے عثمان میدان قیامت کی گرمی اس گرمی سے شدید ہے۔ واقعہ یرموک میں جو کہ عظیم الشان جنگ تھی جب ایک شخص اونٹنی پر سوار فتح کی خوشخبری لے کر آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو کہ روزانہ انتظار خبر میں باہر جاکر گھنٹوں کھڑے رہتے تھے جنگل میں ملاقات ہوئی۔

آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے معلوم ہوا یرموک سے۔آپ نے جنگ کا حال پوچھا وہ پہچانتا نہ تھا اس لیے کہ کوئی نشان خلافت نہ تھا اس نے ان کی طرف التفات نہ کیا اور اونٹنی دوڑائے ہوئے چلا جاتا تھا اور یہ اونٹنی کے ساتھ دوڑتے جاتے تھے جب آبادی کے قریب آئے تو لوگوں نے پہچانا اور امیر المومنین کو سلام کیا۔اس وقت اس کو معلوم ہوا تو اس نے بہت معذرت کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جو قدم اٹھایا ثواب کے لیے اٹھایا ہے تجھے عذر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ صحابہ رضوان اللہ علیہ اجمعین کی حالت تھی ایک ہماری حالت ہے کہ جو قدم اٹھاتا ہے خود بینی اور خود رائے کے لیے۔ (مراسلہ: صابر عدنانی، کراچی)